بسم اللہ الرحمن الرحیم

راقم الحروف عبدالاحد قاسمی مفتی مطیع الرحمن بریلوی سے تو واقف ہے (یہ واقفیت کس نوعیت کی ہے اس کا مفصل تذکرہ آگے ملاحظہ فرمائیں) البتہ عبد الامین برکاتی یا ضیاء الرحمن نامی اشخاص سے بالکل واقف نہیں، ہوا یوں کہ شہر اندور کے بعض احباب کی وساطت سے معلوم ہوا کہ مذکورہ نام (عبدالامین برکاتی) کے کسی شخص نے بریلویوں کی جانب سے مناظرہ کی وکالت کی ذمہ داری لی ہے اور بطور مناظر اپنی جانب سے مفتی مطیع الرحمن کا نام پیش کیا ہے، جبکہ اہلسنت والجماعت کی جانب سے ناچیز کو مناظر منتخب کیا گیا ہے، چنانچہ اپنے اکابرین واساتذہ کے مشورے سے توکلاً علی اللہ احقر نے اس ذمہ داری کو قبول کر لیا،

لیکن جب بریلوی وکیل سے اس سلسلے میں مزید گفتگو کی کوشش کی گئی تو انکی شرط یہ تھی کہ پہلے آپ کا مناظر ہمارے مناظر کو نامزد کر کے اپنا دعوی لکھ کر دے اس کے بعد ہی آگے کوئی گفتگو ہو گی، اس لئے احقر نے نہایت صاف ستھرے انداز میں اپنا دعوی بنام بالخصوص مفتی مطیع الرحمن بالعموم تمام بریلوی علماء لکھ کر بریلوی وکیل کے حوالے کر دیا، چونکہ ڈائریکٹ مطیع الرحمن صاحب سے ہمارا کوئی معاملہ نہیں تھا اس لئے عبدالامین برکاتی کی وساطت کو بطور خاص سرورق پر واضح کر دیا تاکہ معاملہ فہمی میں آسانی ہو اور واسطہ بننے والے آدمی سے پوری وضاحت بآسانی معلوم ہو سکے، اب یہ بات ہمارے علم میں نہیں کہ واسطہ اور وکیل بننے والے صاحب نے کتنے واسطوں اور وسیلوں سے یہ تحریر اپنے مناظر کو پہنچائی اور کب وکیوں ضیاء الرحمن نامی شخص کو درمیان میں آنا پڑا؟

بہر حال علماء دیوبند کی جانب سے دعوے کی تحریر ملنے کے بعد مفتی مطیع الرحمن کا فرض تھا کہ صاف ستھرے الفاظ میں جواب دعوی لکھ کر مناظرے کیلئے اپنی آمادگی کا ثبوت پیش کرتے تاکہ جلد از جلد شرائط وغیرہ سے فراغت ہو اور زمانہ بغیر کسی طویل انتظار کے حق و باطل کے اس عظیم معرکہ کا مشاہدہ کر سکے۔۔لیکن۔۔اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

مفتی صاحب نے ایک لایعنی متکبرانہ تحریر لکھ کر یا لکھوا کر ذریعہ بذریعہ ہم تک پہنچائی جس کا علی الفور دندان شکن جواب لکھ کر ہم نے وکیل بریلویت تک پہنچادیا، چونکہ خدشہ تھا کہ وکیل صاحب درمیان میں کوئی خیانت نہ کر دیں اس لئے تحریر کی ایک ایک کاپی مفتی صاحب کے پتے پر بھی بذریعہ رجسٹری ڈاک و۔ای میل۔ارسال کر دی گئی۔اپنی مغرورانہ تحریر کا دندان شکن جواب پانے کے بعد مفتی صاحب کو اونٹ پہاڑ کے نیچے آتا ہوا محسوس ہوا اس لئے اب انداز بدل کر بڑے معصومانہ لہجے میں ہماری تحریر کا جواب لکھنے بیٹھ گئے اور ابتداء میں ہی یوں گویا ہوئے۔فقیر کسی ابوحنظلہ عبدالاحد نامی شخص سے واقف تھانہ کسی مولوی عبدالامین قادری برکاتی بریلوی سے:- ابوحنظلہ عبدالاحد نامی شخص سے اگر اب تک آپ واقف نہیں تھے تو کوئی حرج نہیں اب موقع آیا ہے عنقریب آپ بہت اچھی طرح سے واقف ہو جائیں گے ان شاءاللہ۔

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں

جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

عبدالامین برکاتی سے تو مفتی صاحب واقف نہیں لیکن اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ہم نے برکاتی صاحب کو بیٹھے بٹھائے چھیڑا ہے: فیاللعجب، مفتی صاحب جس ذریعہ سے آپکو یہ بات معلوم ہوئی اسی ذریعہ سے یہ دوسری بات بھی کیوں معلوم نہ کر لی، خیر جانے دیجئے یہ آپکا مسئلہ ہے کہ اپنے وکیل مناظرہ کے تئیں آپ کتنے واقف اور حساس ہیں، لیکن ہم اس بات کو بخوبی محسوس کر چکے ہیں کہ عبدالامین برکاتی سے لاعلمی ظاہر کرنے کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ مناظرے کیلئے انکے طے کردہ شہر میں فرار کے راستے

کم نظر آئیں ہوں گے، جبکہ اپنے طے کردہ شہروں میں فرار کے راستے کچھ زیادہ محسوس فرمارہے ہوں گے، اور جمشید پور، پٹنہ، وپورنیہ کے ساتھ مناظرے کو مشروط کرکے خود کو بڑا عقلمند بھی سمجھتے ہوں گے اسی لئے مناظرانہ ہوشیاری بلکہ عیاری ومکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے وکیل عبد الامین برکاتی کو پہچاننے سے ہی انکار کردیا تاکہ۔نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری

لیکن یہ نہیں جانتے کہ تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں، مفتی صاحب آپ کو کس نے یہ حق دیا ہے کہ اپنے فریق سے پوچھے بغیر اپنی مرضی کے تین شہروں کا نام لکھ کر جگہ کا تعین کردیں؟، کیا آپ ہمیں اپنا پابند سمجھتے ہیں کہ جہاں آپ حکم فرمائیں ہم حاضر ہوجائیں گے، مفتی صاحب ذرا ہوش میں رہ کر کام کیجئے،

شاید اس کے جواب میں مفتی صاحب یہ عذر لنگ پیش فرمائیں کہ مجھے شہر کے منتخب ہوجانے کا علم نہ تھا تو جواباً عرض ہے کہ اولاً تو کوئی بھی صاحب عقل ودیانت اس عذر کو تسلیم کرنے کو ہی تیار نہیں جن واسطوں سے یہ تحریر پہنچی وہی تمام حقیقت بیان کرنے کیلئے کافی ہیں اور حقیقت حال واضح ہوجانے کے باوجود کذب وخیانت کا سہارا لیکر فرار کا راستہ تلاش کیا جارہا ہے، ثانیاً اگر بالفرض صورتحال واضح نہیں ہوسکی تو کیا آپکے جیسے تجربہ کار اور سن رسیدہ مناظر سے کوئی یہ امید کرسکتا ہے کہ حقیقت حال واضح ہوئے بغیر جواب اور جواب الجواب پر اتر آئیں۔

ان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ

وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود دوبارہ عرض ہے کہ سب سے پہلے آپ کو مناظرے کیلئے تیار کرنے والوں اور ہمارے احباب کے درمیان دونوں جانب کے ایک ایک آدمی کو وکیل نامزد کیا گیا تھا، تاکہ بقیہ ضروری وانتظامی امور دونوں جانب کے وکلاء اپنے اپنے مناظر کی جانب سے طے کرلیں، چنانچہ علماء دیوبند کی جانب سے مولوی کمال الدین انصاری، اور بریلویوں کی جانب سے عبد الامین برکاتی وکیل منتخب ہوئے، آپکے وکیل عبد الامین برکاتی کی خواہش کے مطابق ہمارے وکیل کی منظوری سے شہر اندور منتخب کیا جاچکا ہے اسلئے اس طے شدہ مسئلہ میں مداخلت کے بجائے ضروری امور کی جانب توجہ کریں، اور اگر آپ کو یہ جگہ منظور نہ بھی ہو تو بھی تین شہروں کی تحدید کا کوئی حکم نامہ جاری کرنے کے بجائے اپنے فریق کی رضامندی سے دوسری جگہ کا تعین کریں!

اپنی ہی عائد کردہ شرط کی خلاف ورزی

ہم نے صرف اتمام حجت کیلئے آپکی عائد کردہ ایک لغو ولایعنی شرط دارالعلوم دیوبند کی تحریری تائید لیکر اور دارالعلوم دیوبند کے کسی بھی ایک مؤقر نمائندے کو اسٹیج مناظرہ پر لانے کی ضمانت لکھ کر پوری کردی لیکن افسوس ہے کہ اپنی من پسند شرط سے خود ہی پیچھے ہٹ گئے اور اپنی تحریر پر نہ تو بریلی کے کسی ذمہ دار عالم کی تائید حاصل کرسکے نہ اسٹیج مناظرہ پر کسی کو حاضر کرنے کی ضمانت لے سکے، بلکہ دوسرے الفاظ میں یوں کہنا بھی مناسب ہوگا کہ یہی شرط آپکے گلے کی پھانس بن کر رہ گئی اور حالت یہ ہوگئی کہ۔نہ اگلتے بنے ہے نہ نگلتے بنے ہے

مفتی صاحب یقین فرمالیجئے کہ بریلی کی تائید کے بغیر آپکی کوئی بھی تحریر ہمارے لئے محض لغو اور غیر معتبر تصور کیجائیگی اور آپ اپنی اس شرط سے جتنا بھی بھاگنے کی کوشش کریں گے ہمارے نزدیک آپکی بے حیثیتی میں اتنا ہی اضافہ ہوتا رہیگا، اس لئے آپ حیلوں بہانوں کے بجائے بریلی سے ازہری میاں یا دیگر ذمہ دار افراد کی تحریری تائید لائیں اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت... اس کے بعد مناظرے کی باتیں کریں۔رہی آپکی یہ خوش گپیاں کہ۔فقیر محمد مطیع الرحمن کی پہچان اپنی جماعت میں نمائندہ کی حیثیت سے ہے:-

اس کے جواب میں ہم یہی کہیں گے کہ۔ کی حکایت۔

مفتی صاحب اپنے منہ میاں مٹھو بننے سے کوئی فائدہ نہیں، اگر یہ تمام باتیں آپ اس شخص کے سامنے کریں جو آپکی حقیقت سے واقف نہ ہو تو شاید کچھ لاج بچ جائے لیکن سوء اتفاق کہ اس وقت آپکے سامنے وہ شخص ہے جو بریلویوں کے یہاں آپکی حیثیت سے بخوبی واقف ہے، چند نمونے ملاحظہ ہوں

آئینہ دیکھئے! یہ آپ کا منہ ہے

سید شاہ محمد امین میاں صاحب، سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف کے زیر سرپرستی اور مفتی سید کفیل احمد ہاشمی صاحب، مفتی مرکزی دارالافتاء جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف کے زیر صدارت چلنے والی انجمن تحفظ ایمان بریلی شریف سے الیاس قادری کی نام نہاد دعوت اسلامی کے رد میں ایک مشہور کتاب بنام 'ابلیس کا رقص؛ شائع ہوئی یہ کتاب کتنی معتبر ہے اس کا اندازہ کرنے کیلئے انجمن کے سرپرست وصدر کا نام ہی کافی تھا لیکن مزید بر آں بریلویوں کے تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں ازہری نبیرہ اعلی حضرت، شہزادہ صدر الشریعۃ علامہ مفتی بہاء المصطفی قادری، علامہ مفتی محمد شمشاد حسین رضوی بدایوں شریف، نیز مفتی سید کفیل احمد ہاشمی مرکزی دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف، کے علاوہ اور بھی کتنے ہی بریلوی اکابر واساطین نے اس کتاب کی تائید کی ہے اور اس کے مضمون کو سراہا ہے، اس کتاب میں متعدد جگہ ہمارے مخاطب مفتی مطیع الرحمن کی بھی ٹی وی کے جواز کا فتوی جاری کرنے کی وجہ سے الیاس قادری کی طرح اچھی خاصی خبر لی گئی ہے اور انکے بزعم خود بریلویت کا نمائندہ سمجھنے کا بھانڈہ چوراہے پر پھوڑا گیا ہے، چناں چہ اس معتبر ترین کتاب میں مفتی صاحب کے فتوے پر ریمارکس دیتے ہوئے کہیں تو مفتی صاحب کو مغرب (یہود ونصاری) کے اشاروں پر کام کرنے والی مغرب زدہ بھیڑوں میں سر فہرست رکھا گیا ہے، کہیں اعلی حضرت کی توہین وتضحیک کا سبب بننے والا شمار کیا گیا ہے، (ملاحظہ ہو صفحہ 42) کہیں حرام کو حلال کرنے والا میوزک وفحش پروگراموں کیلئے راہ ہموار کرنے والا گناہوں کی ترغیب دینے والا وہابیت کی جانب دھکیلنے والا ابلیس کو خوش کرکے رقص پر مجبور کرنے والا بتایا گیا ہے (ملاحظہ صفحہ 44) بلکہ اسی صفحے پر باقاعدہ ثبوت کے ساتھ ایک ایسے راز سے پردہ اٹھایا گیا ہے جس کی وجہ سے مفتی صاحب کے ایمان ودیانت کا جنازہ تو اٹھ ہی گیا ساتھ ہی انکی افتاء وقضاء کی زندگی بھر کی خدمات بھی مشکوک ہو کر رہ گئی۔ چنانچہ۔ لکھا ہے کہ 50000 پچاس ہزار روپئے کے عوض مفتی صاحب نے دعوت اسلامی کی حمایت میں فتوی جاری کیا ہے:-، نہ جانے فتووں کی خرید وفروخت کا یہ سلسلہ کتنا قدیم رہا ہو گا، اس ایمان وضمیر فروشی پر کف افسوس ملتے ہوئے اگلے ہی صفحے پر درد بھرے انداز میں لکھا ہے۔ وہ مطیع الرحمن ہو کر بھی "مطیع الرحمن" نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انکی تائید کرنے والے تمام ذمہ داران مسلک شرع مطہرہ اور مجدد ملت سیدی اعلی حضرت کے مجرم ہیں انہوں نے تو وہ کارنامہ کر دکھایا ہے جس پر ابلیس نے یقیناً جھوم جھوم کر رقص کیا ہو گا (صفحہ 45)

نوٹ۔ مفتی صاحب کا یہ فتوی ماہنامہ جام نور دہلی کے دسمبر 2004 کے شمارے میں خوشتر نورانی کی تائید وتبصرے کے ساتھ شائع ہو چکا ہے نیز مستقل طور پر بھی بعض بریلویوں نے یہ فتوی شائع کرواکر تقسیم کروایا تھا ساتھ ہی مدنی چینل پر ویڈیو کیمرہ کے سامنے مفتی صاحب نے زبانی بھی اس فتوے کو بیان کیا ہے اور وہ ویڈیو ہمارے پاس محفوظ ہے

اب اس آئینے میں مفتی مطیع الرحمن صاحب اپنا چہرہ دیکھ لیں اور خود ہی فیصلہ کرلیں کہ کیا اب بھی خود کو بریلویت کا نمائندہ سمجھنے کی جرات کریں گے؟ اور کیا اب بھی آپ سے بریلی کی تائید وتوثیق کا مطالبہ عقل کے خلاف ہے؟

دوسرے انداز سے

مفتی صاحب کو غیر معتبر ثابت کرنے کیلئے اتنے ثبوت بہت کافی تھے لیکن آج ہمیں انکا خمار اچھی طرح سے اتارنا ہے تا کہ مناظرہ ہو یا نہ ہو (کیونکہ ان شاطرانہ اداؤں سے بالکل نہیں لگتا کہ وہ مناظرے کیلئے تیار ہیں) لیکن یہ ضرور یاد رہے کہ کسی سے سابقہ پڑا ہے بلکہ اگر بریلویوں کے محدث اعظم سردار احمد گورداسپوری کی زبان میں کہیں تو یوں مناسب ہو گا کہ کسی کرے سے پالا پڑا ہے

مفتیان بریلی کے فتووں کی روشنی میں مناظر اعظم مسلمان بھی نہیں

مفتی صاحب الیاس قادری کے بڑے مداح ہیں، ان کے حق میں فتوے بھی دے چکے ہیں، مدنی چینل پر ایک انٹرویو کے دوران مدنی چینل، تحریک دعوت اسلامی اور اسکے امیر الیاس قادری کی تعریف میں جو آسمان وزمین کے قلابے ملائے ہیں وہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں، چنانچہ مدنی چینل پر انٹرویو کے دوران الیاس قادری کے متعلق فرماتے ہیں کہ۔ میں گناہ گار اور مولانا الیاس قادری صاحب سراپا نکوکار، میں انکے تعلق سے کیا کہوں؟ ہاں اتنا کہوں گا صرف کہ اللہ تعالی انکی عمر میں برکت عطا فرمائے اور جس مشن کو لیکر وہ آگے بڑھے ہیں اس میں اللہ تعالی انہیں کامیابی عطا فرمائے، انکا کام انکا نہیں وہ دین کا کام ہے وہ ہمارا کام ہے اور جو ہمارا کام ہے وہ دین کا کام ہے وہ انجام دے رہے ہیں، تو ہم سب کی طرف سے وہ مبارکباد کے بھی مستحق ہیں، ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی انہیں عمر خضر عطا فرمائے اور ان سے بیش از بیش دین کی خدمتیں لے۔ اور مدنی چینل کے متعلق فرماتے ہیں۔ میں نے مدنی چینل کے دو، تین، چار پروگرامات دیکھے ہوں گے، جہاں تک میں نے دیکھا ہے وہ اسلام اور مسلمانوں کیلئے اہل سنت کیلئے بڑا ہی نافع پایا ہے اور ان پروگرامات کو دیکھ کر ایسا لگا کہ اسلام اور اہل سنت کی بے پناہ خدمت اس سے انجام پارہی ہے، اور اہل سنت کی خدمت انجام دینا یہ بڑا کار ثواب ہے اس لئے میں اسے کار ثواب سمجھتا ہوں، جیسا کہ بتایا جارہا ہے کہ مدنی چینل دیکھ کر بہت سے لوگ داخل اسلام ہو رہے ہیں، تو بڑی خوش آئند بات ہے اور آج کے دور میں میڈیا کی جو اہمیت ہے اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا، کہ مدنی چینل کے ذریعہ لوگ اسلام سے قریب بھی ہوں گے خدا ان کو توفیق دے داخل اسلام بھی ہوں اور مدنی چینل کے پروگرامات دیکھ کر لوگ دین وسنیت سے قریب بھی ہوں گے اور اسے قبول بھی فرمائیں گے۔ انتہی بلفظہ۔

اس گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ مطیع الرحمن کے نزدیک الیاس قادری سراپا نکوکار، بڑا قابل مبارکباد، دین کی خدمات انجام دینے والا، اوراس قابل ہے کہ لمبی عمر پائے تا کہ مزید خدمات دین انجام دے سکے اور اس کا مدنی چینل بھی اسلام ومسلمانوں، اہل سنت کیلئے بڑا نافع ہے، دین اسلام وسنیت کے پھیلنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور بہت بڑا کار ثواب ہے۔

دوسری جانب دنیائے بریلویت کی جانی مانی ہستیاں اور بڑے بڑے مفتیان کرام مدنی چینل کو حرام، الیاس قادری کو توہین رسالت والوہیت وشعائر اسلام کا مجرم نیز مسلک اعلی حضرت کا باغی، پس پردہ دیوبندیت ووہابیت کا مبلغ بلکہ ان سے بھی کہیں زیادہ خطرناک ومضر سمجھ کر اس کے کفر وضلالت کے فتوے دے چکے ہیں، بطور نمونہ چند فتاوی پیش خدمت ہیں

مطیع الرحمن کے ممدوح الیاس قادری کی گستاخیاں

الیاس قادری نے اپنی مشہور کتاب فیضان سنت میں عنوان "ہم عید کیوں منائیں: کے تحت اللہ تعالی کی حکومت کو ظالم حکومت کے ساتھ تشبیہ دیکر خطرناک قسم کی گستاخی کا ارتکاب کیا ہے، اسکی اس حرکت پر مفتیان بریلی بھی خاموش نہ رہ سکے اور فتوی کفر دینے کو مجبور ہوئے چنانچہ مفتی شمشاد حسین رضوی بدایونی اور مفتی محمد ایوب خاں صاحب

جامعہ نعیمیہ مرادآباد نے الیاس قادری کی اس تحریر کو کفر اور اس کے قائل کو کافر قرار دیدیا، مکمل فتوی ذیل میں ملاحظہ فرمائیں

فتوی۔ باتعلق تکفیر الیاس قادری (تحریر فیضان سنت)

92/786

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنے ایک مضمون بعنوان: ہم عید کیوں نہ منائیں: میں تحریر کیا" دیکھئے ناجب کوئی ملک کسی ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی پاتا ہے تو ہر سال اسی ماہ کی اسی تاریخ کو اس کی یاد کے طور پر جشن منایا جاتا ہے۔

یہاں چند امور دریافت طلب ہیں۔

1۔ زید نے ظالم حکومت کے چنگل کس لئے لکھا ہے؟

2۔ رمضان المبارک جیسے باعظمت مہینہ کو ظالم حکومت کے چنگل سے تعبیر کرنا کیسا ہے، جائز و درست ہے یا نہیں؟

3۔ اگر جائز و درست نہیں تو اس تحریر کے باعث زید پر کیا حکم ہے؟

سائل

عبدالروؤف محلہ سوتھ بدایوں

الجواب

بعون الملک الوھاب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عنوان مذکور پر تمثیل مسطور انتہائی قبیح ہے، بلکہ کفر فصیح کہ اگر ہم کو ذات باری سبحانہ کی طرف منسوب کا ارادہ ہو۔ اور ماہ رمضان کو چنگل سے تشبیہ اور روزہ کو مصیبت وعذاب کا تصور تو یہ کفر صریح، ان تقدیرات پر زید ایمان سے خارج اور توبہ و تجدید ایمان و نکاح اس پر لازم ٹھہرے گا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے۔

قال ابوحفص من نسب اللہ تعالی الی الجور فقدکفر کذا فی الفصول العمادیہ

اسی میں ہے

ولوقال عندمجئ رمضان آمد گراں اوقال جاءالضیف الثقیل یکفر

البتہ اگر طاعات کو نفس پر گرانی کے باعث عذاب کہے تو کفر نہیں، اسی میں ہے

ولوقال هذه الطاعات جعلهاالله عذاباً علينا ان تاول ذلک لا يکفر الخ

اس سے ظاہر ہے کہ مذکورہ تمثیل سے اگر زید کا ارادہ تشبیہ کا ہو تو ایمان سے خارج ہے دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہونا ضروری ہے، اور اگر تشبیہ کا نہ ہو محض تعب نفس سے چھٹکارے کی نیت ہو تب بھی یہ تمثیل انتہائی بھونڈی کفر کا اندیشہ پیدا کرنے والی ہے ایسی تمثیل کو سننے سنانے والا گنہ گار، امام صاحب ہوں یا غیر امام سب پر توبہ لازم ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم کتبہ الفقیر محمد ایوب خان النعیمی غفرلہ

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ مرادآباد

مورخہ 5 جمادی الاول 1425 ہجری

اسی تحریر پر دوسرا فتوی کفر

92/786

االجواب نمبر 1: صورت مسئولہ ہی سے ظاہر ہے کہ زید نے رمضان مقدس کیلئے خط کشیدہ جملہ کا استعمال کیا ہے، اور ماہ شوال کو ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی کا نام دیا ہے۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب

نمبر 2: رمضان جیسے مقدس اور باوقار مہینے کیلئے " ظالم حکومت کے چنگل " کی تمثیل نہ صرف خلاف واقعی ہے بلکہ سراسر اس ماہ کی توہین اور سوء ادبی ہے، جو عند الشرع کفر ہے، فتاوی عالمگیری میں ہے۔ ولو قال عند مجئ شہر رمضان آں ماہ گراں آمد او قال جاء الضیف الثقیل یکفر۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب

نمبر 3: صورت مسئولہ میں زید کلمہ کفر تحریر کرنے کی وجہ سے کافر ہے، اس پر لازم ہے کہبلا تاخیر تجدید ایمان، تجدید نکاح، تجدید بیعت مع توبہ صحیحہ کرے، جب تک زید توبہ واستغفار اور تجدید ایمان و نکاح اور بیعت نہیں کرلیتا ہے تمام مسلمان اس سے ترک تعلق کرلیں۔ واللہ تعالی اعلم باصواب

الجواب صحیح — کتبہ۔ محمد شمشاد حسین رضوی قادری

محمد سلطان عالم مدرس مدرسہ ھذا — از رضوی دارالافتاء محلہ چودھری سرائے، شکیل روڈ بدایوں

13/ جمادی الاولی 1425 ھجری

چونکہ مفتی مطیع الرحمن ان فتووں کی رو سے کافر ٹھہرنے والے الیاس قادری کے مؤید و مصدق ہیں اس لئے ان فتاوی میں عائد کردہ حکم (کفر) کے الیاس قادری کی طرح پورے پورے حقدار ہیں

الیاس قادری نبی اکرم ﷺ کی توہین کا بھی مرتکب ہے

ابلیس کا رقص صفحہ 56 پر عنوان قائم کیا ہے "فیضان سنت کے ایک خواب میں نبی کریم ﷺ کی توہین "اس عنوان کے تحت لکھا ہے کہ۔ الیاس عطار ایک جلسہ میں انکی آمد میں تاخیر سے گھبرا کر ایک شخص گھر جا کر سو گیا اس نے خواب دیکھا جسے یوں بیان کیا۔۔۔ نبی کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا رات الیاس قادری کے جلسے کے تمام حاضرین کی مغفرت کر دی گئی اگر تو بھی وہاں موجود رہتا تو تیری بھی مغفرت فرما دی جاتی ۔ اس خواب پر تبصرہ کرتے ہوئے ابلیس کا رقص میں لکھا ہے۔ توہین کا پہلو :- یہ کیسا عقل کا اندھا پن ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دیدار سے جو مشرف ہو وہ مغفرت سے محروم رہ جائے اور الیاس عطار کے جلسے کے تمام شرکاء کی مغفرت کر دی جائے ؟ اس خواب کے ذریعہ نبی کریم ﷺ کی شفاعت کا مرحلہ ہی ختم کر دیا گیا دیوبندیوں کی طرح سیدھی مغفرت کا مژدہ سنا دیا گیا، یہ بھی ایک ثبوت دیوبندی عقائد رکھنے کا ہے (الیاس قادری اصل میں دیوبندی عقائد رکھتا ہے اور تقیہ کر کے خود کو بریلوی ظاہر کرتا ہے) یہ سراسر توہین مصطفی ﷺ اور خواب کے جھوٹا ہونے کی واضح دلیل ہے (صفحہ 56)مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کی مصدقہ اس کتاب میں عطاری صاحب کو توہین رسالت کا کھلا مجرم ٹھہرایا گیا ہے اور اس بات سے شاید مفتی مطیع الرحمن بھی اختلاف نہیں کریں گے کہ بارگاہ رسالت میں ادنی توہین و گستاخی بھی کفر ہے

شعائر اسلام کی توہین کا مرتکب الیاس قادری

ابلیس کا رقص کے صفحہ 56 پر عنوان قائم کیا ہے۔ توہین سلام :- اس عنوان کے تحت لکھا ہے کہ۔ الیاس عطار نے "مغیلان مدینہ "میں مدینہ شریف کے گدھوں ، سبزیوں، میٹروں، ہیٹروں، چادروں، وغیرہ کو سلام لکھ کر اسلامی سلام کے تقدس کا مذاق اڑایا ہے۔

اسی طرح بریلویوں کے جانشین حکیم الامت مفتی اعظم مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب الیاس قادری کے اسی سلام کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ پاکستان میں ایک نئے عاشق مدینہ صوفی صاحب کا ایک مکتوب مطبوعہ سلام نظر سے گذرا جس میں انہوں نے مدینہ منورہ کی نسبت ایک سلام ترتیب دیا ہے لکھتے ہیں 'جھنڈیوں، تریوں، سبزیوں، کو سلام ، مچھروں، مکڑیوں، کو سلام، وغیرہ وغیرہ 'استغفر اللہ ربی، یہ وہ حماقت و پاگل پن ہے جس میں توہین سلام و گستاخی شعائر اسلام ظاہر ہے (فتاوی نعیمیہ جلد پنجم ص 219) یہ تو واضح ہو گیا کہ الیاس قادری توہین سلام و شعائر اسلام کا مرتکب ہے اس جرم کے مرتکب کا حکم کیا ہے ؟ بجائے کہیں اور جانے کے خود الیاس قادری صاحب ہی سے معلوم کر لیتے ہیں، چنانچہ موصوف لکھتے ہیں۔ کسی بھی شعائر اسلام کی توہین کفر ہے (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب ص 159 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ ٹیا محل دہلی) یہ لیجئے اپنے اقرار کے ساتھ کفر کی تیسری رجسٹری

ایک اور بہترین فتوی ملاحظہ فرمائیں

92/786

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں

1: کیا مسلک اعلی حضرت مسلک اہل سنت والجماعت ہے ؟

2: دعوت اسلامی وسنی دعوت اسلامی مسلک بر حق مسلک اعلی حضرت کی داعی و مبلغ ہے یا نہیں؟

3: جو مسلک اعلی حضرت کا داعی و مبلغ نہ ہو ان کا اور ان کی تنظیم کا بائیکاٹ کرنا کیسا ہے؟

4: اور ایسی تنظیم جو جلسہ معراج النبی، عید میلاد النبی صلی المولی تعالی علیہ وسلم واعراس بزرگان دین ورد مذاہب باطلہ کو اپنے بینر تلے کرنے کی اجازت نہ دے۔ اور بلا تفریق مذہب وملت ہر ایک کی اقتداء میں نماز ادا کرے اور ان کی امامت بھی کرے تو ایسی تنظیم کو تنظیم اہل سنت کہنا کیسا ہے؟

المستفتی۔ سنی مسلم سپاہی جماعت

گونڈل گجرات

الجواب

اللہم هداية الحق والصواب

(1) یقیناً مسلک اعلی حضرت مسلک اہلسنت ہی ہے۔ (2) دعوت اسلامی وسنی دعوت اسلامی مسلک اعلی حضرت کی داعی و مبلغ نہیں، جیسا کہ شہزادہ اعلیحضرت، جانشین حضور مفتی اعظم، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خانصاحب ازہری دام ظلہ نے 14 اکتوبر 2010 کو ممبئی کے اجلاس عام میں ارشاد فرمایا کہ۔ دعوت اسلامی وسنی دعوت اسلامی مسلک اعلیحضرت کی مبلغ نہیں (3) جو مسلک اعلیحضرت کا مبلغ نہ ہو اس سے دوری میں ہی ایمان کی حفاظت ہے، اور اس کا بائیکاٹ کرنا ہی اپنے ایمان کی حفاظت کرنا ہے۔ (4) جو تنظیم بلا تفریق مذہب وملت ہر ایک کی اقتداء میں نماز ادا کرے وہ اہل سنت کی تنظیم نہیں بلکہ صلح کلی تنظیم ہے، ایسی تنظیم دیوبندی، وہابی سے زیادہ ایمان کیلئے مضر ہے۔ واللہ تعالی اعلم

کتبہ۔۔ محمد افضال رضوی

مرکزی دارالافتاء 82/ سوداگران بریلی شریف

20 ربیع الثانی 1432 ھجری 26 مارچ 2011

فتوے کے خط کشیدہ الفاظ: ایسی تنظیم دیوبندی وہابی سے زیادہ ایمان کیلئے مضر ہے: پر ایک بار سنجیدگی کے ساتھ غور کر لیں کتنے اہم ہیں، دیوبندی اور وہابی ہی کتنے خطرناک ہیں اس کا اندازہ مولوی احمد رضا خان کی اس عبارت سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے خانصاحب فرماتے ہیں کہ۔ کتابیوں سے بدتر مجوس ہیں، مجوس سے بدتر مشرکین ہیں جیسے ہنود، مشرکین سے بدتر مرتدین ہیں جیسے وہابیہ خصوصاً دیوبند (فتاوی رضویہ 264/21)

اب تک تو سب سے بدتر دیوبندی تھے لیکن اب دعوت اسلامی والے ان سے بھی بدتر نکلے، اور برائی وخطرناکی میں دعوت اسلامی سے کم دیوبندی حضرات کے متعلق اعلیحضرت کا فتوی ہے۔ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ خود فیصلہ کر لیں کہ جب دیوبندیوں کے کفر میں شک کرنے والا بھی انہیں کی طرح کافر ومرتد ہے تو ان سے زیادہ مضر وخطرناک دعوت اسلامی والوں کے کفر میں صرف شک نہیں بلکہ کھلے عام انکی تائید وتوثیق کرنے والا (مفتی مطیع الرحمن) تو کفر

کے اسفل السافلین سے بھی نیچے جائیگا!

دعوت اسلامی کے متعلق بریلویوں کے تاج الشریعہ اور تحسین ملت کا نظریہ

لکھتے ہیں کہ۔فی الواقع الیاس قادری کا طریقہ کار غلط ہے جس پر وہ باوجود فہمائش بسیار جمے ہوئے ہیں،اور انکی تحریک وجوہ مذکورہ بالا کی بناپر نہایت مشتبہ ہے،لہذا اسکی اعانت اور اس میں شمولیت ہرگز جائز نہیں،خود میرے پاس شہادت شرعیہ گذری کہ ایک شخص نے سیلانی(بریلی)کی مسجد میں خلاف مذہب اہل سنت تقریر کی یہ شخص دعوت اسلامی کا مبلغ تھااور اس نے یہ تقریر دعوت اسلامی کے اجتماع میں کی،مجھے یہ اطلاع باوثوق ذریعہ سے ملی کہ ایک شخص جو تبلیغی جماعت میں گھومتا پھرتا ہے وہی شخص دعوت اسلامی کا مبلغ بھی بن گیا،اس سے صاف ظاہر ہے کہ دعوت اسلامی میں ہر طرح کے لوگ ہیں اور اسکے دستور میں مبلغ ہونے کیلئے مذہب اہلسنت وجماعت کا پابند ہونیکی کوئی شرط نہیں ہے

الجواب صحیح واللہ تعالی اعلم محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

تحسین رضا غفرلہ

اس تحریر پر اختر رضا خاں اور تحسین رضا خان کے علاوہ مرکزی ادارہ منظر اسلام کے دیگر چار مفتیوں کے بھی دستخط موجود ہیں،

سبحان رضا خان سجادہ نشین خانقاہ رضویہ بریلی شریف کا نظریہ

92/786

اظہار حقیقت

محترم قارئین کرام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اطلاعاً تحریر ہے کہ ماہنامہ جام نور دہلی ماہ مئی 2010 کے سرورق پر مجھ سے منسوب دعوت اسلامی کیلئے دعائیہ الفاظ شائع ہوئے ہیں۔ان الفاظ سے قارئین جام نور کو یہ تاثر ملے گا کہ میں بھی دعوت اسلامی کا حامی ومؤید ہوں۔یہ حقیقت ہے کہ میں نے گذشتہ کئی سال پہلے دعوت اسلامی کے تعلق سے ایک مفتی صاحب کے فتوے کی تائید کی تھی۔مگر کب؟کہ جب دعوت اسلامی مسلک اعلی حضرت کی ناشر وحامی تھی۔جب اس کے افعال واقوال سے مسلک اعلی حضرت کی تشہیر ہوتی تھی۔لیکن اب گذشتہ 2/3سال سے دعوت اسلامی کے متعلق کچھ ایسی باتیں پے درپے سننے میں آرہی ہیں اور شہرت پارہی ہیں جو مسلک اعلی حضرت کے بالکل خلاف ہیں۔ان باتوں کو سن کر بہت افسوس ہوتا ہے۔وہ جماعت جو مسلک اعلی حضرت کی ترویج واشاعت کرتی تھی،وہ جماعت جو مسلک اعلی حضرت کی پرفدائی تھی۔جس کے قول وعمل سے مسلک اعلی حضرت کی ترجمانی ہوتی تھی وہ جماعت اچانک مسلک اعلی حضرت سے بغاوت پر اتر آئی۔اب اس جماعت کے اقوال وافعال مسلک اعلی حضرت سے بالکل متصادم ہیں۔ایسی صورت میں میرا اس جماعت کی تائید وحمایت کرنا نامناسب ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔لہذا جام نور میں میری جانب منسوب اُن الفاظ سے قارئین دھوکہ نہ کھائیں

فقط والسلام۔۔۔۔دستخط

فقیر قادری محمد سبحان رضا خان سبحانی غفر لہ

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ رضا نگر سوداگران بریلی شریف (یوپی) 13-5-1431 ھجری

بریلوی محدث اعظم ضیاء المصطفی گھوسی کا نظریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ والصلوۃ علی رسول اللہ

مجھے خبر ملی ہے کہ دعوت اسلامی کے افراد مجھے دعوت اسلامی اور اس کے مدنی چینل کا حامی بتاتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ بات سراسر غلط ہے، میں نے آج تک کبھی بھی دعوت اسلامی کی حمایت نہیں کی، اسی طرح مدنی چینل کے بارے میں جب سے سنا ہے کہ اس کے ذریعہ دعوت اسلامی انسانی تصویروں کے ساتھ اپنا پروگرام نشر کرتی ہے اسی وقت سے میں اس چینل کی مخالفت میں کئی بیان دے چکا ہوں۔

چند روز قبل دعوت اسلامی کے تین افراد میرے پاس بہار شریعت کا ایک نیا ایڈیشن لے کر آئے جسے مجلس المدینۃ العلمیہ نے شائع کیا ہے۔ ان کے اصرار پر بہار شریعت کے اس نسخے کی خصوصیات پر چند جملے تحسین کے لکھ دیئے، میں نے کہیں بھی اس تحریر میں دعوت اسلامی یا اس کے امیروں کی حمایت اشارۃً بھی نہیں کی۔۔۔ مجھ سے انہوں نے صرف مزار کا فوٹو نکالنے کی اجازت لی تھی مگر بعد میں معلوم ہوا کہ مزار پر جا کر وہ اپنی مووی بنانے میں مصروف ہو گئے۔ میں ان کے اس عمل سے بیزار ہوں۔واللہ المستعان وعلیہ التکلان

فقیر ضیاء المصطفی قادری غفر لہ

5/ذی الحجۃ الحرام 1432 ھجری

یہ دنیائے بریلویت اور مرکز بریلویت کے موجودہ زمانے کے اکابر واساطین کہلائے جانے والے چند نامی گرامی علماء ومفتیان کے چند فتوے ہم نے بطور نمونہ نقل کئے ہیں، ورنہ تو مفتیان بریلویت کے اس قسم کے بلکہ بعض اس سے بھی شدید پچاسوں فتوے مزید ہمارے پاس محفوظ ہیں، ان تمام معتبر ترین فتاوی جات کی روشنی میں معلوم ہوا کہ الیاس قادری گمراہ، سنیت کا دشمن، مسلک اعلی حضرت کا باغی، درپردہ وہابیت کا مبلغ، بلکہ گستاخ وکافر ہے جبکہ مفتی مطیع الرحمن کی نظر میں ایک نمبر کا نکوکار، اور بڑا اچھا و قابل مبارکباد ہے، اور احمد رضا خان صاحب کا مشہور فتوی ہے کہ کافر کو کافر نہ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے (فتاوی رضویہ) نیز مشہور اصول ہے کہ کفر وگستاخی کی تائید و دفاع کرنے والا بھی اصل کے ہی حکم میں ہوتا ہے، اور اوپر ملاحظہ فرمالیا گیا کہ مفتی صاحب الیاس قادری کو کافر وگستاخ سمجھنے کے بجائے اسکی تائید وتوثیق کرتے نظر آرہے ہیں اس لئے ان درج بالا تمام فتاوی جات کی زد میں آکر اصل (الیاس قادری) کی طرح خود بھی کفر کے گھاٹ اتر گئے،۔ بیچارے آئے تھے احمد رضا کو کفر سے نکالنے لیکن بدقسمتی سے خود ہی ایسے پھنسے کہ شاید قیامت کی صبح تک بھی اس دلدل سے نہ نکل سکیں۔

مفتی صاحب کیا مفتیان بریلی کی جانب سے اتنی مرمت کے باوجود بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اپنی جماعت کا نمائندہ ہوں اور مجھ سے بریلی کی تائید کا مطالبہ عقل کے خلاف ہے!

اب خیر وعافیت کے ساتھ بریلی تشریف لے جائیں اور ازہری میاں یامرکزی درسگاہ منظر اسلام کے کسی معتمد عالم کی تائید وتصدیق کے ساتھ جواب دعوی لکھیں اس کے بعد ہی آپ سے مناظرے کے سلسلے میں گفتگو آگے بڑھے گی، ورنہ صاف ظاہر ہے کہ علماء بریلی ذرہ برابر بھی آپ پر اعتماد وبھروسے کو تیار نہیں!

رہا یہ وسوسہ کہ علماء دیوبند نے کبھی مجھ سے اس قسم کا مطالبہ نہیں کیا۔ تو عرض ہے کہ آپ نے بھی تو کبھی علماء دیوبند کے سامنے اس قسم کی لایعنی شرط نہیں رکھی،

ع۔ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

جب ہم نے آپ کی شرط کو پورا کر دیا تو آپ کیلئے کیامانع ہے کہ اپنی ہی عائد کردہ شرط کے پورا کرنے میں جھجک بلکہ خوف محسوس کریں؟

مناظرہ جھنگ بتاریخ 27 اگست 1979 میں اشرف سیالوی بریلوی وامیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے مابین ہوا اولاً بریلویوں نے اسکی روداد مرتب کی اور کذب وخیانت کی اپنی عادت قدیمہ کے پردے میں شکست فاش کو چھپانے کی سعی لاحاصل کی لیکن جب علماء دیوبند نے اسکی اصلی وسچی روداد امت کے سامنے رکھی تو بریلوی دجل وتلبیس کے پرخچے فضا میں بکھر کر رہ گئے اور جاء الحق وزہق الباطل کا نظارہ امت کے سامنے آگیا، جس نیٹ پر مناظرہ اٹارسی موجود ہے اسی نیٹ پر یہ دونوں فریق کی شائع کردہ رودادیں بھی موجود ہیں، اور ہر اس شخص کی دسترس میں ہیں جو نیٹ کی دنیا سے ذرا بھی شدبد رکھتا ہے، بلکہ ان کتابوں کو ڈاؤنلوڈ کرنا مناظرہ اٹارسی کی بہ نسبت بہت زیادہ آسان ہے، اور یقیناً مناظرہ اٹارسی کی بنسبت اس سے واقفیت رکھنے والے بھی زیادہ ہوں گے کیوں کہ اسکی روداد بھی دونوں فریق بڑے آب وتاب کے ساتھ شائع کر چکے ہیں جبکہ مناظرہ اٹارسی کی کوئی تحریری روداد کسی بھی فریق کے جانب سے شائع ہوئی ہو ہمارے علم میں نہیں،

مفتی صاحب یوٹیوب پر جہاں مناظرہ کے ویڈیو موجود ہیں وہیں دیکھنے والوں کی تعداد کی تفصیل بھی موجود ہے، آپ تو لاکھوں کے خواب دیکھ رہے ہیں جبکہ بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک طویل عرصہ گذر جانے کے باوجود ابھی تک یہ تعداد چند ہزار میں ہی محدود ہے، ہمیں بھی دکھ ہے کہ اس مناظرے سے بہت ہی کم لوگ واقفیت حاصل کر سکے ہیں، جبکہ بہت ضروری تھا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس مناظرے کو دیکھتے اور بریلویوں کی حالت مذبوحی کا معائنہ کرتے، خصوصاً وہ ابتدائی مرحلہ تو بڑا ہی دلچسپ اور ناقابل فراموش تھا جبکہ بریلویوں کے اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تمام اصحاب جبہ ودستار اپنی تمام تر طاقت صرف اس بات پر لگائے ہوئے تھے کہ علماء دیوبند کی جانب سے۔ مناظر۔ شیر اسلام فاتح رضاخانیت حضرت مولانا سید طاہر حسین صاحب دامت برکاتہم العالیہ نہ ہوں، کیوں کہ اس شیر کے مقابلے آنے پر سکو بریلویت کا انجام معلوم تھا، اگرچہ بریلویوں کے وکیل مناظرہ نے سب کے سامنے اس بات پر رضامندی ظاہر کر دی تھی کہ علماء دیوبند کسی کو بھی اپنا مناظر بنا سکتے ہیں لیکن انکے اس فیصلے کے بعد بھی بریلوی علماء برابر اپنی اسی ہٹ پر قائم رہے کہ مناظر مولانا سید طاہر حسین صاحب دامت برکاتہم نہیں ہوں گے، بالاٰخر علماء دیوبند کے اسٹیج سے جب یہ اعلان ہوا کہ مولانا نظر محمد صاحب مناظر ہوں گے تب جاکر بریلویوں میں کچھ جان آئی اور مناظرے کیلئے تیار ہوئے۔ یہ لمحہ ہی بریلویوں کے حوصلہ وہمت نیز حق وباطل کو واضح کرنے کیلئے کافی تھا لیکن مناظرہ مین اہلسنت مناظر کے دلائل سے عاجز آکر بریلوی مناظر مفتی مطیع الرحمن کی قلابازیوں اور کہ مکرنیوں نے سارا فیصلہ ہی کر دیا، اپنی شکست ورسوائی کے باوجود بھی جھوٹی تعلیوں کا اظہار بریلویوں کو ہی زیبا ہے!

مولانا کہنے پر فتوی کفر اور مفتی صاحب کی رکیک تاویلات کا دفعیہ

ہم تو بہت پہلے سے کہتے تھے کہ احمد رضاخان منصب افتاء کی قابلیت بالکل نہیں رکھتا اور ہمیشہ اپنی ذاتی عداوت وانانیت کی وجہ سے اپنے مخالفین پر کفر کے فتوے لگاتا ہے مولانا ظفر علی خان مرحوم کی زبان میں اسکی مثال یوں ہے کہ۔

بریلی کے فتووں کا سستا ہے بھاؤ

اور ملتے ہیں کوڑی کے اب تین تین

جب تک احمد رضا کے یہ فتوے علماء دیوبند پر لگتے رہے تو مفتی صاحب جیسے لوگ ہی ان فتووں کو قرآن کی نص قطعی کی طرح نا قابل تاویل وتوجیہ یقینی سمجھتے رہے اور حسام الحرمین جیسے دجل وتلبیس کذب وافتراء سے پر فتاوی کے متعلق بابانگ دہل وہ اعلان کرتے رہے جو خدا نے قرآن کے متعلق کیا ہے (حسام الحرمین لاریب فیہ ھدیً للمتقین۔ملاحظہ ہو الصوارم الہندیہ)

لیکن جب انہیں غیر محتاط اور بدنیتی پر مبنی فتاوی کی زد میں بریلوی علماء خود پھنسنے لگے تو ساری تاویلات یاد آگئی اور بڑے معصومانہ لہجے میں مفتی صاحب جیسے حضرات یوں گویا ہوئے۔لفظ مولانا کے وضعی معنی ہیں "ہمارے آقا" اور عرفی معنی ہیں "اعزازی لقب-فتاوی رضویہ میں دیوبندیوں کو مولانا کہنا پہلے معنی کے اعتبار سے کفر لکھا گیا ہے اور مولانا ارشد مدنی صاحب کو میں نے عرفی معنی کے اعتبار سے مولانا لکھا ہے۔۔شاباش مفتی صاحب اس تاویل نے آپ کے علم وفضل کی پول کھال کرر کھدی ہے کم از کم یہ تاویل کرنے سے پہلے فتاوی رضویہ ہی غور کرکے دیکھ لیتے تو یہ رکیک تاویل کرنے کی جرات نہ ہوتی مولوی احمد رضاخان نے سائل کے دیوبندیوں کو مولاناو مولوی کہنے پر کفر کا حکم لگایا ہے اور ظاہر ہے کہ سائل نے عرف کے لحاظ سے ہی دیوبندیوں کو مولوی یا مولانا کہا ہے وضعی اور عرفی معنی کا یہ فرق اس بیچارے عام آدمی کے حاشیہ خیال میں بھی شاید کبھی نہ آیا ہو،اور پھر فتوے کی عبارت بھی تو دیکھئے۔لکھا ہے۔دیوبندی عالم دین نہیں ان کے اقوال پر مطلع ہو کر انہیں عالم دین سمجھنا خود کفر ہے (فتاوی رضویہ 163/16) لیجئے فیصلہ ہو گیا کہ احمد رضا نے وضعی معنی نہیں بلکہ عرفی معنی پر ہی مذکورہ حکم عائد کیا ہے کیونکہ بقول بریلوی رئیس القلم ارشد القادری ۔مولوی مولانا اور ملا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ الفاظ (عرف میں) ایک ٹائٹل ہے،جو ایک مخصوص فن (علم دین) کی تکمیل کے بعد لوگوں کو ملا کرتا ہے (ملاحظہ ہو زیر وزبر۔ارشد القادری) اور اسی معنی کے لحاظ سے آج پوری دنیا میں خصوصاً ہمارے دیار برصغیر میں مسلکی اختلافات کے باوجود اس مخصوص فن کی تکمیل کرنے والوں کو مولانا کہا جاتا ہے،اسی کا نام عرف ہے اور اسی پر احمد رضاخان کا کفر کا فتوی ہے،مفتی کے بقول مولانا کا معنی ہمارے آقا مراد لے تو کفر ہے جبکہ خان صاحب کے نزدیک عالم دین مراد لینا کفر ہے،اور مفتی صاحب کی بدقسمتی دیکھئے کہ دوسری تحریر میں اپنی مراد کی نہایت صاف انداز میں وضاحت کرکے اپنے کفر کا قطعی فیصلہ کر دیا اور بتلادیا کہ میرے نزدیک لفظ مولانا کا وہی معنی مراد ہے جو احمد رضا کے نزدیک کفر ہے چنانچہ اپنی تحریر میں لکھتے ہیں۔آج دیوبندی جماعت میں مولانا ارشد مدنی صاحب کی حیثیت ذمہ دار عالم کی ہے۔(ملاحظہ ہو دوسری تحریر صفحہ 4 سطر 8) لیجئے مفتی صاحب خود ملاحظہ فرمالیجئے کہ آپ کے نزدیک کون سے معنی مراد ہیں،سچ کہا ہے کسی نے۔دروغ گوراحافظہ نہ باشد

اب فیصلہ کرکے بتایئے کہ،کیا آپ نے عالم دین مراد نہیں لیا؟

اور کیا دیوبندیوں کے اقوال پر مطلع ہو کر انہیں عالم دین کہنے والوں پر آپ کے اعلی حضرت نے حکم کفر نہیں لگایا؟

اور کیا آپ نے دیوبندیوں کے اقوال پر مطلع ہونے کے باوجود مولانا ارشد مدنی دیوبندی کو مولانا اور عالم نہیں لکھا؟

صریح کلمہ کفر اور اس پر احمد رضا کا صریح فتوی کفر ہونے کے باوجود خوامخواہ آپ تاویلات کا سہارا لینے لگے جبکہ آپ کے اعلی حضرت تو فرماتے ہیں۔ کہ تاویل تو وہاں ہوتی ہے جہاں گنجائش ہو، لفظ صریح میں عذر تاویل مسموع نہیں (ملخصًا۔ ملاحظہ ہو تمہید ایمان) مفتی صاحب جب آپ نے احمد رضا کے انہیں جیسے فتوے لیکر علماء دیوبند کے اقوال کو کفریہ کہنا شروع کیا (اگرچہ ان اقوال میں دور دور تک بھی شائبہ کفر نہیں تھا،) تو کیا علماء دیوبند نے آپ لوگوں کے مراد لئے ہوئے ان کفریہ معانی سے برات کا اظہار کر کے اپنے اقوال کا صحیح مطلب اور جائز تاویلیں پیش نہیں کی؟ اور کیا آپ لوگوں نے محض ضد ہٹ دھرمی بلکہ بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان تاویلات کو رد نہیں کر دیا؟

اب ہماری بھی سنیں کہ اپنے اعلی حضرت کے فتووں سے کفر کی زد میں آنے کے بعد تاویلات فاسدہ اور اعذار کاسدہ کا سہارا ڈھونڈنے کے بجائے ایمان داری کے ساتھ اپنے کفر کا اقرار کرلیں اور نکاح وایمان کی تجدید کرلیں یہ اس سے بہتر ہے کہ آپ شرم کی وجہ سے ناجائز تاویلات کی آڑ میں بغیر ایمان اور اپنی سابقہ منکوحہ کے ساتھ بغیر نکاح کی زندگی بسر کریں

سچ ہے۔ بدنہ بولے کوئی، گر میری سنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ ہے گنبد کی صدا، جیسے کہے ویسی سنے

توبہ کرنے کے بجائے آپ نے دوسری تحریر میں اس کفر پر اصرار کر کے یہ پیغام دیا ہے کہ۔۔ بے حیا باش وہرچہ خواہی کن

دوسری تحریر میں آپ نے لکھا ہے۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی۔ مولانا رشید احمد گنگوہی۔ اور دو جگہ لکھا ہے مولانا ارشد مدنی صاحب (ملاحظہ ہو تحریر دوم)، کیا یہ بے حیائی نہیں کہ کفر سے توبہ کے بجائے اصرار کیا جارہا ہے، بلکہ اس مرتبہ تو آپ نے مولانا ارشد مدنی کے ساتھ لفظ صاحب کا اضافہ کر کے اپنے کفر کو مزید مؤکد کر دیا ہے، شاید فتاوی رضویہ سے آپ اکتا گئے ہوں تو لیجئے دوسری کتاب سے احمد رضا خان صاحب کے مزید دو فتوے دیکھئے کتنے صاف اور صریح ہیں پڑھئے اور اپنے ایمان و نکاح کے ختم ہونے پر ماتم کیجئے، خان صاحب لکھتے ہیں۔۔ "کسی بدمذھب کو مولانا صاحب کہنا کفر ہے (الطاری الداری حصہ اول صفحہ 34 مطبوعہ حسنی پریس بریلی)

دوسری جگہ لکھتے ہیں "دیوبندی وہابی کو مولانا صاحب لکھنا کفر ہے (الطاری الداری حصہ اول صفحہ 22)

اب آپ کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہی سوائے اس کے کہ یا تو احمد رضا کے بارے میں وہی نظریہ قائم کرلیں جو ہمارا ہے کہ احمد رضا ایک نااہل، ضدی، متعصب، اور نفس پرست مفتی تھا (اب غصہ میں کھسیانی بلی کھمبا نوچے کی مثال پوری کرتے ہوئے ہمیں صلوتیں سنانے کی بجائے اپنے اعلی حضرت پر کوئی مناسب تبصرہ کریں جیسا کہ اسی فتوے میں پھنسنے کی وجہ سے آپ کے رئیس القلم ارشد القادری نے احمد رضا کو کیا ہی خوب نصیحت دے ڈالی، لکھتے ہیں۔۔ اب آپ ہی بتایئے! میں اپنی مظلومی کی فریاد کہاں لے جاؤں، ایک عربی مدرسے کے فاضل کو میں نے مولوی، مولانا، اور ملا کہہ دیا تو میرے لئے کفر وارتداد کا فتوی ہے (زیروزبر صفحہ 293)

آگے مزید برستے ہوئے لکھتے ہیں۔ مصنف کو اگر یہ معلوم ہوتا کہ مولوی، مولانا، اور ملا، یہ الفاظ ایمان واسلام کی سند کے طور پر استعمال نہیں کئے جاتے ہیں بلکہ ایک ٹائٹل ہے، جو ایک مخصوص فن کی تکمیل کے بعد لوگوں کو ملا کرتا ہے تو وہ ایسی کچی بات ہرگز منہ سے نہیں نکالتے۔۔

سچ ہی کہا ہے کہنے والوں نے کہ یعنی تعلم ثم تکلم بیٹے! پہلے سیکھ اسکے بعد بولو یا قلم اٹھاؤ (زیروزبر صفحہ 294)

یہ تو تھی رئیس القلم کی نصیحت اب ہم امید کرتے ہیں کہ مناظر اعظم صاحب بھی ضرور اپنے اعلی حضرت کو کوئی نہ کوئی نصیحت دیکر ہمیں لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کریں گے)

یادوسری صورت یہ ہے کہ آپ اعلی حضرت کو تو اعلی ہی رہنے دیں لیکن خود کو مناظر اعظم کے بجائے کافر تسلیم کرلیں اور مناسب سمجھیں تو دوبارہ تجدید ایمان و نکاح کے ذریعہ مناظر اعظم کا منصب سنبھال لیں، اب دیکھ لیں آپ کی خوشی ہے!

من نگویم کہ ایں مکن وآں کن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مصلحت بیں وکارآساں کن

مناظروں میں تو آپ کے فضل وکمال سے ہم واقف تھے ہی لیکن آج آپ کے فقہ وقضاء کی قابلیت بھی ہمارے سامنے آگئی، یقین مانئے امام کے تعلق سے جتنی عامیانہ باتیں آپ ارشاد فرماگئے شاید کسی معمولی پڑھے لکھے آدمی سے بھی اس قسم کی جاہلانہ گفتگو کی توقع کی جاسکے، کس خوبصورتی سے آپ فرماگئے کہ۔ زبان نبوت نے مسجد کی امامت کا فضل وشرف اور ثواب آخرت کی بات تو بتائی ہے، مگر یہ نہیں فرمایاہے کہ وہ مذہب کی قیادت وذمہ داری سنبھالنے کا اہل بھی ہو گا!

افسوس صد افسوس۔؛ مفتی صاحب کاش آپ نے حدیث وفقہ کا معمولی سا بھی مطالعہ کیا ہوتا تو ایسی کچی بات زبان سے نہ نکالتے، کیا آپ کو نہیں معلوم کہ خود نبی اکرم ﷺ اور آپ کے بعد حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نیز ہر دور میں امت کے افضل ترین افراد اس منصب جلیل کو رونق بخش چکے ہیں؟ کیا یہ سب مذہب کی ذمہ داری وقیادت کے اہل نہیں تھے (نعوذ باللہ) اور کیا زبان نبوت نے اقرئھم لکتاب اللہ واعلمھم بالسنہ افراد کو امامت کی پہلی پسند قرار نہیں دیا؟ اور کیا علم وتفقہ کے سب سے زیادہ ماہرین آپ کی نظر میں مذہبی قیادت کے اہل نہیں ہوتے؟ حد ہوگئی، محض اپنے فریق کی عداوت ودشمنی نیز اپنی انانیت کے نشے میں تاریخ اسلام کے عظیم ترین منصب کو حقیر ترین ثابت کرنے پر تل گئے!

فیاللعجب ولضیعۃ العلم والادب

یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ دور حاضر میں بعض نااہل افراد اس منصب پر پہنچ گئے، جن کا مقصد صرف اور صرف مختلف طرح کے حیلے بہانوں کے ذریعہ عوام کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنا ہے (مثلاً تیجہ، چالیسواں، عرس، میلاد کے نام پر موٹے موٹے نذرانے وصول کرنا) اللھم احفظنا من شر ھم۔ ایسے لوگوں پر ہم بھی لعنت بھیجتے ہیں، لیکن مفتی صاحب۔ کسی اہم ترین منصب پر کسی نااہل کے براجمان ہونے سے وہ نفس منصب تو کمتر نہیں ہو جاتا، آج کونسا ایسا عہدہ ومنصب ہے جہاں نااہل لوگوں کا تسلط نہ ہو۔ افتاء وقضاء کا منصب آپکی نظر میں سب سے اہم وافضل ہے تو کیا نااہل ونکمے لوگ مفتی وقاضی نہیں بنے، جنھوں نے چند پیسوں کی خاطر فتووں کو فروخت کیا (خود مفتی صاحب پر بھی 50000 کے عوض فتوی بیچنے کا الزام ہے تفصیل گذر چکی) بلکہ زمانے نے وہ سیاہ وقت بھی دیکھا جب بعض بدبختوں نے ایک بارہ یا تیرہ سال کے ایسے نابالغ وناسمجھ بچے کو منصب افتاء پر لا بٹھایا جس نے دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے کبھی گھر سے باہر قدم بھی نہ رکھا ہو (اس واقعہ کی تفصیل سے مفتی صاحب بھی بخوبی واقف ہیں) تو کیا ان تمام امور کو دیکھ کر علی الاطلاق یہ فیصلہ سنادیا جائے کہ افتاء وقضاء والے مذہبی قیادت کے اہل نہیں ہوتے؟

مفتی صاحب بڑے فخریہ انداز میں لکھتے ہیں۔ یہ سراسر جھوٹ اور افتراء وبہتان ہے کہ میں بنگلور کی مسجد بلال۔ یا۔ کسی بھی مسجد میں کبھی بحیثیت امام رہا۔ ہمارے دیار میں یہ قاعدہ ہے کہ عموماً افضل کی موجودگی میں مفضول خود ہی ادباً پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اپنے سے افضل کی اقتداء میں نماز کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہے اور یہ بات شریعت مطہرہ کے بھی عین مطابق ہے (جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کی آہٹ پاکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مصلی چھوڑ دیا تھا)، لیکن افسوس ہے کہ مفتی صاحب کو ان کے ہم مسلک افراد میں کسی نے کبھی اس قابل سمجھا ہی نہیں، خیر یہ وہ جانیں اور ان کے متعلقین جانیں کہ ایسا کیوں ہوا، لیکن ہم تو مفتی صاحب کو یہی خیر خواہانہ نصیحت کرتے ہیں کہ ایسی معیوب باتوں کو چھپانا آپ کے لئے ظاہر کرنے سے زیادہ بہتر ہے!

ہم نے تو صرف اس حسن ظن پر؛ کہ اتنابڑا مفتی اور مناظر اعظم کسی مسجد میں ہو تو ظاہر ہے کہ پھر ایسے ویسے لوگوں کی کیا مجال کہ وہ امامت کیلئے آگے بڑھ سکیں؛ کہ دیا تھا کہ بنگلور کی مسجد بلال میں امامت کرائی، آپ نے مسجد میں قیام پذیر ہونے کا تو دبی زبان میں اقرار کر لیا لیکن امامت کو بہتان قرار دے دیا۔ اس کے جواب میں ہم اس کے علاوہ اور کیا کہ سکتے ہیں کہ لوگوں نے بلایا تو ہو گا اقتداء میں نماز کی سعادت حاصل کرنے کیلئے لیکن جب شرائط امامت سے خالی نظر آئے تو اور کوئی ذمہ داری سونپ دی ہو گی واللہ اعلم

تجانب اہل السنہ سے برات۔ حقیقت یا مجبوری؟

بریلوی کے شیر بیشہ اہلسنت مولوی حشمت علی خان کے داماد ابو الطیب محمد طاہر داناپوری نے ایک بڑی دلچسپ کتاب بنام "تجانب اہل السنہ" لکھی در حقیقت یہ کتاب بریلویوں کے شوق تکفیر کی آئینہ دار ہے، اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کی تقریباً تمام ہی سیاسی، سماجی، قومی، ومذہبی تنظیموں، اداروں، اور شخصیات پر کفر کے فتوے لگائے گئے ہیں، اس کتاب کی اشاعت کے بعد بریلویوں کے ذوق تکفیر کو تو بڑی راحت ملی لیکن ساتھ ساتھ ذلت ورسوائی بھی خوب ہوئی، وجہ یہ بنی کہ اس کتاب کی موجودگی میں کوئی بریلوی کبھی یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ متحدہ ہندوستان کی تاریخ میں کبھی اس نے یا اسکے اکابرین میں سے کسی نے آزادی کی تحریک یا کسی بھی قومی ملی ومذہبی تحریک میں کوئی حصہ لیا ہو، بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ انگریز کے خلاف اٹھنے والی ہر مسلمان آواز کو انہوں نے حق نمک خواری ادا کرتے ہوئے دبانے کی بھرپور کوشش کی اور جب کوشش کامیاب نہ ہوئی تو اسے اسلام سے خارج کر کے ہی دم لیا،

اس مجبوری کی وجہ سے بریلویوں کے لئے صرف ایک راستہ تھا کہ اس کتاب سے برات ظاہر کر دی جائے تاکہ سبکی کچھ تو کم ہو، چنانچہ مفتی صاحب کی طرح اور بھی متعدد بریلویوں نے اس کتاب کو غیر معتبر قرار دیکر اپنے جاہل عوام کیلئے تو تسلی کا سامان فراہم کر دیا لیکن ان لوگوں کو کیسے مطمئن کریں گے جو اس پوری کاروائی اور اس کے پس منظر و پیش منظر سے بخوبی واقف ہیں (اہل حق مناظرین)، مفتی صاحب کتاب کے معتبر و غیر معتبر ہونے کا دارومدار یا تو اس کے مصنف پر ہوتا ہے کہ مصنف معتبر ہے تو ظاہر ہے اسکی تصنیف بھی معتبر ہو گی، یا اس بات پر ہوتا ہے کہ اگرچہ مصنف تو اتنا زیادہ معروف و معتبر نہیں لیکن جماعت کی معتبر و معروف شخصیات اسکی کسی تحریر یا تصنیف کی تائید و توثیق کر دیں تو بھی اسکی تحریر و تصنیف معتبر تسلیم کیجائیگی (اسکی ہمارے پیش نظر متعدد مثالیں بریلوی کتب سے ہی موجود ہیں، بطور نمونہ ایک مثال ملاحظہ فرمائیں ۔حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری نوراللہ مرقدہ کی تصنیف لطیف براہین قاطعہ کی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے تائید و توثیق کر دی تو بریلویوں نے اس کتاب کو حضرت گنگوہی نوراللہ مرقدہ کی اپنی کتاب قرار دیدیا)، اس اصول کو مد نظر رکھیں اور سنیں کہ بریلوی تاریخ کے معتبر ترین مناظر مولوی حشمت علی خان کی تائید و توثیق اس کتاب کو حاصل ہے، اور حشمت علی خان کا بریلویوں کے یہاں کیا مقام ہے اس بات کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود احمد رضا بریلوی اور ان کے صاحبزادگان حامد رضا و مصطفی رضا، بھی اس پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کر چکے ہیں، چنانچہ عطاء الحشمت حشمتی لکھتے ہیں کہ۔ حضرت شیر بیشہ اہل سنت کو خلافت و شرف بیعت امام وقت مجدد ماۃ حاضرہ اعلی حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ سے حاصل ہے اور انہیں کی خدمت بابرکت میں رہ کر اپنے قلب کو نور ایمان سے منور فرمایا اور فیوض و برکات سے مالامال ہوئے، زمانہ طالبعلمی میں آپ اکثر سرکار اعلی حضرت قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضر رہتے، اعلیحضرت علیہ الرحمہ بھی آپ پر خاص شفقت فرماتے اور آپ کو عنایات سے نوازتے تھے، ۓۓ1339 ہجری میں امام اہلسنت اعلیحضرت قبلہ قدس سرہ نے آپ کو "ولد موافق وغیظ منافق" کے خطاب سے مشرف فرمایا، اعلیحضرت جیسی عظیم شخصیت کے دربار میں حضرت شیر بیشہ اہل سنت کے اس مقام و قرب سے ہی آپ کی وظمت وشان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے (فیصلہ کن مناظرے صفحہ 14، مرتبہ نعیم اللہ خان قادری) بطور مناظر حشمت علی کی احمد رضا کے نزدیک کیا حیثیت اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیں۔ 1338 ہجری کا واقعہ ہے کہ ہلدوانی میں ایک معرکۃ الآراء مناظرہ ہوا جس میں سیدنا اعلیحضرت امام اہل سنت نے مولوی یاسین خام سرائی خلیفہ تھانوی سے مناظرہ و مقابلہ کیلئے شیر بیشہ سنت کا انتخاب فرمایا اس وقت شیر بیشہ سنت کی عمر صرف

19 / سال تھی (ایضاً) آگے لکھتے ہیں۔ جب اعلی حضرت قدس سرہ نے اس مناظرے کی روئیداد سنی تو بہت خوش ہوئے، اور آپ کو اپنے سینہ مبارکہ سے لگالیا بیشار دعاؤں سے نوازا، ابو الفتح کی کنیت اور ولد مرافق جیسا مبارک لقب عطا فرمایا، اور فرمایا آپ ابو الفتح ہیں، نیز اپنا عمامہ شریف اور انگرکھا مبارکہ عنایت فرمایا (ایضاً صفحہ 14۔15)

بریلویوں کے حجۃ الاسلام اور شہزادہ اعلیحضرت حامد رضاخان کے صاحبزادے جیلانی میاں کا بیان بھی ملاحظہ فرمائیں۔ اباجی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے، اللہ تعالی نے مجھے دو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ایک مولانا سردار احمد صاحب اور ایک مولانا حشمت علی صاحب (ایضاً)

بتائیے جس شخص کی تائید بانی بریلویت احمد رضا اور اسکی اولاد کر رہی ہو اسکے معتبر ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے، لیکن عجیب بات ہے کہ جب یہی احمد رضا کا معتمد شخص تجانب اہل السنہ کی تائید و توثیق کرتا ہے تو مفتی صاحب اینڈ پارٹی کے نزدیک پھر بھی وہ کتاب غیر معتبر ہی رہتی ہے، حیرت ہے کہ اگر ایسے معتبر لوگوں کی تائید کا بھی کوئی اعتبار نہیں تو مفتی صاحب جیسے راہ چلتے مناظروں کا تو اللہ ہی محافظ ہے، آخر کیوں نہ حشمت علی کی تائید و توثیق کی وجہ سے تجانب اہل السنہ کو بریلوی مذہب کی معتبر کتاب اور ترجمان قرار دیدیا جائے اور آپ جیسے حضرات کے فیصلوں کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے جو آپ کے ممدوح علامہ اقبال نے فرمایا ہے کہ

ع۔ اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں

ثانیاً اس کتاب کو آپ نے عبد الحکیم شرف قادری کے اعتماد پر غیر معتبر قرار دیا ہے، آپ کو شاید یاد ہو کہ مناظرہ بنگال میں جب شیر اسلام علامہ طاہر حسین گیاوی دامت برکاتہم نے سید ایوب علی رضوی بریلوی کی کتاب "مدائح اعلی حضرت" سے چند گستاخانہ اشعار پیش کئے تو آپ نے جواب نہ بننے کی صورت میں صاف فرمادیا تھا کہ یہ کتاب ہماری نہیں، اس کے مصنف پر جتنی چاہے لاحول پڑھو، لعنت بھیجو یہ ہمارا نہیں، ہمارا معتبر نہیں، وغیرہ وغیرہ (ملاحظہ ہو مناظرہ بنگال کی تحریری روداد) جبکہ آپ کے انہیں ممدوح عبد الحکیم شرف قادری نے اپنی کتاب "تذکرہ اکابر اہلسنت" میں مدائح اعلی حضرت کے مصنف کو اپنے اکابرین میں شمار کیا ہے اور پورے تین صفحے اسکی تعریف و توصیف میں سیاہ کر کے اسے اپنی پوری جماعت بالخصوص خاندان رضویہ کا معتمد ثابت کیا ہے (ملاحظہ ہو۔ تذکرہ اکابر اہلسنت صفحہ 108۔109۔110)

جب مصنف معتبر ہے تو تصنیف کیوں معتبر نہیں؟ جس عبد الحکیم شرف قادری کے اعتبار پر سے تجانب اہل السنہ کو غیر معتبر قرار دیا جارہا ہے اسی کے اعتماد پر مدائح اعلی حضرت کو کیوں معتبر نہیں سمجھ لیا؟ یقیناً آپ کے قوم شعیب کی طرح لینے کے باٹ اور ہیں دینے کے باٹ اور ہیں، یا آپ ہی کی زبان میں یوں کہا جائے کہ۔ میٹھا میٹھا ہپ ہپ

ہماری پہلی تحریر میں کتابت کی غلطی سے تاریخ میں 2016 کے بجائے 2017 لکھا گیا تھا (اگرچہ قمری تاریخ بالکل درست و صحیح لکھی ہوئی ہے) تو مفتی صاحب کے بہترین بہانہ ہاتھ آگیا، اور اسی بات پر لے دے شروع کر دی، لیکن جب ہم نے مولوی احمد رضاخان کی کتاب اور ایک دوسری معتبر بریلوی کتاب میں بطور نمونہ فحش تاریخی اغلاط کی جانب مفتی صاحب کو متوجہ کیا تو ہوش ٹھکانے آگئے اور یہ الزام کاتب و ناقل کے سر تھوپ دیا۔ بہت خوب۔ ویسی بریلویوں کی یہ عادت قدیمہ رہی ہے کہ جب بھی علماء دیوبند نے ان کی کتابوں میں موجود گستاخانہ عبارات کی نشاندہی کی تو ہمیشہ ان کا یہی جواب رہا کہ کاتب وہابی تھا یہ اسی کی کرشمہ سازی ہے، شاید یہ بریلویوں کی بدقسمتی ہے کہ انہیں اپنی کتابوں کی کتابت کیلئے بریلی میں کوئی بریلوی کاتب ہی نہیں ملا ہمیشہ دیوبندیوں اور وہابیوں سے انہوں نے اپنی کتابیں لکھوائیں، ہمیں انکی اس حرماں نصیبی پر افسوس ہے،

ویسے ہمارے نزدیک تو انصاف کی بات یہ ہے کہ خطاء و غلطی سے پیغمبروں کے سوا کوئی محفوظ نہیں اغلاط مصنف سے بھی سرزد ہو سکتی ہیں اور کاتب سے بھی اس لئے ہمارے کتابوں میں بعض غلطیاں دکھانے کا کوئی فائدہ نہیں مسئلہ تو آپ کے نزدیک ہے جہاں اسے مرد ہی نہیں سمجھا جاتا جو ہر چیز کو اپنی ہتھیلی یا انگوٹھے کے ناخن کی طرح نہ دیکھ لے (ملاحظہ ہو الملفوظ) اور آپ کے یہاں تو اپنے علماء بالخصوص احمد رضا کو ایسا معصوم سمجھا جاتا ہے کہ ان سے خطا کا وقوع تو درکنار امکان بھی محال سمجھا جاتا ہے (ملاحظہ ہو

مقدمہ احکام شریعت وغیرہ)اب ظاہر ہے اگر غلطی مصنف کی جانب منسوب کی جائے تو اسے نامرد بھی قرار دینا پڑیگا کہ جب کائنات کی ہر چیز کو کف دست کی طرح دیکھتا ہے تو قلم سے ہونے والی غلطیاں کیوں نظر نہیں آئی، اس لئے مجبوراًبلا دلیل بیچارے کاتب کو مجرم بنادیا جاتا ہے

اب آپ مہربانی فرمائیں اور بریلی سے اپنے جواب دعوی پر تائید وتصدیق لکھو کر لائیں تا کہ جلد از جلد شرائط وغیرہ طے کر لئے جائیں اور بلاوجہ مزید تاخیر نہ کرنی پڑے

فقط عبد الاحد القاسمی